Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 36

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک .
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

25 جمادی الثانی 1423 ہجری 4 تبوک 1381 ہش 4 ستمبر 2002ء

اخبار احمدیہ

قادیان 31 اگست 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

کل حضور پُر نور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی ۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی ، کامل شفایابی ، درازیٔ عمر ، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

انسان اگر بیعت پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا

……… ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ………

نماز جمعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگوں اور چند ایک دیگر احباب نے بیعت کی۔ بعد بیعت حضرت احمد مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر کھڑے ہو کر فرمائی۔

اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا تعالیٰ سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں۔ اقرار بیعت یا تو رحمت ہے یا باعث عذاب۔ یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اس پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا یا اس کے ذریعہ سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر کسی اقرار کو توڑے گا تو گویا اس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی۔ جس طرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اسے بجانہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا تعالیٰ کے روبرو سخت مجرم بنا دیتا ہے۔ آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ہے اور یا عذاب کی ترقی کی۔ اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو۔ عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں۔ دیکھتے ہو کہ ایک افیونی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے جو اپنی عادت کو خدا تعالیٰ کے واسطے چھوڑتا ہے تو وہ بڑی بات کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قویٰ کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے۔ تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے؟ جب تک کہ انسان کے اندر ہمت استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی۔ ماسوا اس کے ان عادتوں کے بدلنے میں ایک اور مشکل ہے کہ عادتوں کا پابند آدمی عیالداری کے حقوق کی بجا آوری میں سست ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ایک افیونی ہے تو وہ نشہ میں مبتلا ہو کر عیالداری کیلئے کیا کچھ کرے گا؟ اور اسی طرح بعض عادتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ کنبہ اور اہل و عیال کے آدمی اس کے حامی ہوتے ہیں۔ اور اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت روپیہ حاصل کرتا ہے۔ عورتوں کو اکثر علم نہیں ہوتا تو وہ اس کو اچھا جانیں گی کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے۔ وہ کب کوشش کریں گی کہ خاوند سے یہ عادت چھڑا دیں۔ تو ان عادتوں کو چھڑانے والا بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا۔ باقی سب اس کے حامی ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک شخص جو نماز روزہ کو وقت پر ادا کرتا ہے اسے یہ لوگ سست کہتے ہیں کہ کام میں حرج کرتا ہے اور جو نماز روزہ سے غافل رہ کر زمینداری کے کاموں میں مصروف رہے اسے ہوشیار کہتے ہیں۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ توبہ کرنی بہت مشکل کام ہے۔ ان ایام میں تو بہت سے مقابلے آ کر پڑے ہیں۔ ایک طرف عادتوں کو چھوڑنا دوسری طرف طاعون ایک بلا کی طرح سر پر ہے اس سے بچنا اب دیکھو کون سی مشکل تم قبول کر سکتے ہو۔ رزق سے ڈر کر انسان کو کسی عادت کا پابند نہ ہونا چاہئے۔ اگر اس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ دار میں ہوں مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق : ۳،۴) یعنی باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اسلئے کہا ہے کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اسے ہر مشکل سے بچا لے گا۔ پھر آگے ہے یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق : ۴) یعنی ایسی راہ سے اسے روزی دے گا کہ اسکے گمان میں بھی وہ نہ ہو گی۔ ایسے ہی دوسرے مقام پر ہے: وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (اعراف : ۱۹۷) جیسے ماں اپنی اولاد کی والی ہوتی ہے ویسے ہی وہ نیکوں کا والی ہوتا ہے پھر فرماتا ہے وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ یعنی جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور تمہارا رزق آسمان پر ہے۔

جب انسان خدا تعالیٰ پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اس کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔

اب ایسا زمانہ ہے کہ جو توبہ کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ ان باتوں کیلئے اپنے ہاتھوں سے انکی مدد کر رہا ہے۔ اس کی ذات رحمت سے بھری ہوئی ہے۔ طاعون کے حملے بہت خوفناک ہوتے ہیں۔ مگر اصل میں یہ رحمت ہے سختی نہیں ہے۔ ہزاروں لوگ ہوں گے جو کہ عبادت سے غافل ہونگے۔ اگر اتنی چشم نمائی خدا تعالیٰ نہ کرے تو پھر تو لوگ بالکل ہی منکر ہو جاویں۔ یہ تو اسکا فضل ہے کہ سوئے ہوؤں کو ایک تازیانہ سے جگا رہا ہے ورنہ اسے کیا پڑی ہے کہ کسی کو عذاب دیوے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: مَا یَفْعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمْ اِنْ شَکَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ (النسآء : ۱۴۸) کہ اگر تم میری راہ اختیار کرو تو تم کو کیوں عذاب ہو۔

اس کی رحمت بہت وسیع ہے جیسے بچہ جب پڑھتا نہیں ہے تو اسے مار پڑتی ہے اس کا سر یہی ہے کہ اس کی آئندہ زندگی خراب نہ ہو اور وہ سدھر جاوے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ عذاب اس لئے دیتا ہے کہ لوگ سدھر جاویں اور یہ اسکی رحمت کا تقاضا ہے۔

سچی توبہ کرو۔ بھلا دیکھو تو سہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانہ شیرا تم کو دیا جائے تو کیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دے گا ہرگز نہیں اس طرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہوں اور دل قبول نہ کرے وہ خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنے والے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 207-205 مطبوعہ ربوہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

صدی کا سب سے خوفناک قحط

......(قسط-3)......

قبل اس کے کہ ہم اس تعلق میں قرآن وحدیث کی ان پیشگوئیوں کا ذکر کریں جو کہ اس دور کے موعود امام کے زمانہ میں اس کی تکذیب واستہزاء کے باعث عذابوں کی شکل میں بیان ہوئی ہیں ہم قرآن مجید میں مختلف قسم کے ان عذابوں کی تفصیل بیان کرنا چاہتے ہیں جو کہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے منکرین ومکذبین پر خدا کی طرف سے آئے تھے۔اور چونکہ آنے والا امام مہدی و مسیح موعود، موعود کل ادیان عالم ہے اور کتب سابقہ میں لکھا ہے کہ وہ کل انبیاء کا بروز ہوگا اس اعتبار سے اگر گزشتہ انبیاء کے دور کے برکات وفیوض کو یہ زمانہ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے تو سابقہ انبیاء کے مکفرین ومکذبین پر آنے والے مختلف عذابوں کو بھی اس دور میں یقیناً دہرایا جائے گا۔اس دور کے امام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنبِیَاءِ - کہ یہ اللہ کا پہلوان ہے جس نے سابقہ انبیاء کے جامے پہن رکھے ہیں۔اسی طرح آپ کو الہام ہوا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔"

اس تفصیل کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ انبیاء کے مکفرین ومکذبین اور ان پر استہزاء کرنے والے لوگوں پر کس کس رنگ میں عذابوں کا سلسلہ جاری رہا۔چنانچہ اس تعلق میں ہم موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس فکر انگیز اور بیش قیمت مضمون کا اقتباس پیش کرتے ہیں جو آپ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل بعنوان "حوادث زمانہ - یا - عذاب الٰہی" تحریر فرمایا تھا۔آپ نے عذابوں کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے لکھا تھا:-

قرآن کریم کی رو سے تمام مادی تغیرات کو مشیت الٰہی کے ماتحت عذاب کا ذریعہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور انعام کا بھی۔جہاں تک عذاب کا تعلق ہے عذاب کی حسب ذیل صورتوں کا قرآن کریم میں واضح ذکر موجود ہے:-

(1)...... مسلسل شدید بارش اور زمین کے پانی کی سطح کا بلند ہونا جس کے نتیجہ میں ایسا ہولناک سیلاب ظاہر ہو کہ علاقے کی تمام آبادی غرق ہو جائے۔

فَدَعَا رَبَّهٗ اَنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ o فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ o وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ o (سورہ القمر آیت 11-13)

ترجمہ:: آخر اس (نوح) نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا مجھے دشمن نے مغلوب کر لیا ہے پس تو میرا بدلہ لے۔جس پر ہم نے بادل کے دروازے ایک جوش سے بہنے والے پانی کے ذریعے کھول دئے اور زمین میں بھی ہم نے چشمے پھوڑ دئے۔پس (آسمان کا) پانی (زمین کے پانی کے ساتھ) ایک ایسی بات کے لئے اکٹھا ہو گیا جس کا فیصلہ ہو چکا تھا۔

(2)......ایسی منحوس تیز ہواؤں کا چلنا جو مسلسل جاری رہیں یہاں تک کہ آبادیاں ویران ہو جائیں اور انسانی لاشیں ٹوٹے ہوئے درختوں کی طرح بکھری ہوئی دکھائی دیں۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ o اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ o تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ o (سورہ القمر آیت 19-21)

ترجمہ:: عاد نے بھی اپنے رسول کا انکار کیا تھا پھر دیکھو میرا عذاب اور میرا اڈرانا کیسا تھا۔ہم نے ان پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو تیز چلنے والی تھی اور دیر تک رہنے والے منحوس وقت میں چلائی گئی تھی وہ لوگوں کو اس طرح اکھیڑ پھینکتی تھی گویا وہ کھجور کے ایسے تنے ہیں جن کے اندر کا گودا کھایا ہوا تھا۔

(3)......زمین یا آسمان سے ایسی خوفناک گرج یا دھماکوں کا ظاہر ہونا جن کے نتیجہ میں آسمان پتھر برسانے لگے۔مثلاً آتش فشاں پہاڑوں کے اچانک پھٹنے سے قریب کی بستیوں کا جو حال ہوتا ہے بعینہ اسی قسم کی حالت کا ذکر عذاب الٰہی کی صورت میں حسب ذیل آیت میں ملتا ہے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ o فَجَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ o (سورہ الحجر آیت 74-75)

ترجمہ:: اس پر اس موعود عذاب نے انہیں (یعنی لوط کی قوم کو) دن چڑھتے ہی پکڑ لیا جس پر ہم نے اس بستی کی اوپر والی سطح کو اس کی نچلی سطح کر دیا اور ان پر سنگریزوں سے بنے ہوئے پتھروں کی بارش برسائی۔

(4)...... ایسی آندھیوں کا مسلسل جاری رہنا جو مٹی اور ریت کے نتیجے میں بستیوں کو اس طرح دفنا دیں کہ محض دیکھنے کے لئے گھروں کے نشان باقی رہ جائیں۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ o (احقاف :26)

ترجمہ:: یہ ہوا اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کرتی جائے گی پس نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر صبح ایسے وقت میں آئی کہ صرف ان کے گھر ہی نظر آتے تھے۔(سب قوم ریت میں دب گئی) اس طرح ہم مجرم قوم کو سزا دیتے ہیں۔

(5)......ایسے پے در پے سیلابوں کا آنا جو کسی خطہ زمین کی ہیئت ہی بدل ڈالیں اور زرخیز طاقتور زمینوں کو بنجر اور بیکار زمینوں میں تبدیل کر دیں جہاں بدذائقہ جنگلی پھلوں، جھاؤ جیسی جڑی بوٹیوں اور جنگلی بیریوں کے سوا کچھ نہ اُگ سکے۔

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ o (سورہ سبا آیت 17)

ترجمہ:: پھر بھی انہوں نے حق سے پیٹھ پھیر لی تب ہم نے (ان کو حق پانے سے محروم قرار دے کر) ان پر ایسا عذاب بھیج دیا جو ہر چیز کو تباہ کرتا جاتا تھا اور ہم نے ان کے دو اعلیٰ درجہ کے باغوں کی جگہ ان کو دو ایسے باغ دے جن کے پھل بدمزہ تھے اور جن میں جھاؤ پایا جاتا تھا یا کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔

(6)......زلازل کا آنا جن کے نتیجہ میں زمین تہ وبالا ہو جائے اور انسانی آبادیاں دھنس جائیں۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا o (سورہ الشمس آیت 15)

ترجمہ:: لیکن انہوں نے نبی کی بات نہ مانی بلکہ اس کو جھٹلایا اور وہ اونٹنی جس سے بچتے رہنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو خاک میں ملانے کا فیصلہ کر دیا اور ایسی تدبیریں کیں کہ ایسا ہی ہو گیا۔

(7)......ایسی طویل خشک سالی جس سے زمین کا پانی بھی سوکھ جائے اور اتنا گہرا چلا جائے کہ اس کا نکالنا انسانی مقدرت سے بڑھ جائے جیسے فرمایا:-

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ o (الملک آیت 31)

ترجمہ:: تو یہ بھی کہہ دے کہ مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے خدا کے سوا کون اتارے گا۔

(8)......قحط کا ظاہر ہونا اور قوم کا شدید خوف وہراس میں مبتلا ہو جانا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ o (سورہ النحل آیت 113)

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے اور اطمینان نصیب ہے۔ہر طرح سے اس کا رزق اسے بافراغت پہنچ رہا ہے پھر (بھی) اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور اس کی ناشکری پر اللہ نے اس کے باشندوں پر ان کے اپنے گھناؤنے عمل کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس نازل کیا ہے۔

(9)......قوموں اور ملکوں کا خوفناک جنگوں کے ذریعہ ایک دوسرے کو تباہ وبرباد کرنا جس کے نتیجے میں مختلف قسم کی تکالیف کا المناک سلسلہ دیکھنا پڑے جو کئی قسم کی تنگیاں اور مشکلات قوموں پر وارد کرتا ہے۔یہاں الضراء سے مراد غالباً ایسی تمام سختیاں اور تکلیفیں ہیں جو بڑی بڑی جنگوں کے بعد عموماً قوموں کو گھیر لیتی ہیں۔مثلاً آزادیوں کا سلب ہونا۔اقتصادیات کا تباہ ہونا۔معاشرہ اور تہذیب وتمدن میں فساد ظاہر ہونا۔وبائی امراض کا پھوٹنا وغیرہ وغیرہ۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ o (سورہ الاعراف آیت 95)

ترجمہ:: ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر (یوں ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت سے پکڑ لیا تا کہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔

(10)......پرندوں کا عذاب الٰہی بن کر کسی قوم پر اترنا۔جیسے فرمایا:-

وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ o تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ o فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ o (سورہ الفیل آیت 4تا 6)

ترجمہ:: اور ان (کی لاشوں) پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے (جو) ان (کے گوشت) کو سخت قسم کے پتھروں پر مارتے (اور نوچتے) تھے۔سو اس کے نتیجہ میں اس نے انہیں ایسے بھوسے کی مانند کر دیا جسے جانوروں نے کھا لیا ہو۔

(11)......کسی بڑی جھیل یا ڈیم کا اس طرح اچانک تباہ ہو جانا کہ گویا پوری کی پوری جھیل کسی قوم پر عذاب کی شکل میں الٹ دی گئی ہو۔

فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ o اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ o
(سورہ الفجر آیت 14-15)

ترجمہ:: جس پر تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔تیرا رب یقیناً گھات میں (لگا ہوا) ہے۔

(12)......موسمی تغیرات کے نتیجہ میں خشکی تری اور ہوا کے ایسے ایسے جانوروں کا بکثرت پیدا ہو جانا جو مشیت الٰہی کے مطابق کسی قوم میں عذاب کے سے حالات پیدا کر دیویں یا مختلف بیماریوں کی افزائش کا موجب ہوں مثلاً ٹڈی دل، مینڈک، جوئیں، پسو، مچھر اور اس قسم کے دوسرے حشرات الارض اور ایسے جراثیم جو خونی بیماریاں پیدا

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے

مہمانوں کی عزت واکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہوجائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۹ر جولائی ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۹ر وفا ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَوَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ. وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔(سورۃ الحشر: آیت ۱۰)

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کر کے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو اُن (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگلے جمعہ سے یہاں جماعت احمدیہ یو۔کے کا ۳۶واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ اسی مناسبت سے آج کے خطبہ میں چند امور پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

حضرت شُریح ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔

(ابو داؤد۔ کتاب الاطعمة باب الضیافة)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: لَاخَیْرَ فِیْمَنْ لَا یُضَیِّفُ کہ جو مہمان نوازی نہیں کرتا اس میں کوئی خیر و برکت نہیں۔

(مسند احمد بن حنبل)

حضرت علیؓ نے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

جنت میں کچھ ایسے بالاخانے ہیں کہ ان کے اندر سے باہر والے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے اور باہر سے اندر والے حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ! یہ کن کے لئے ہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔ ان کے لئے جنہوں نے خوش کلامی کی، کھانا کھلایا، باقاعدگی سے روزے رکھے اور خدا کی خاطر رات کے وقت اس حال میں نماز ادا کی کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (سنن ترمذی۔ کتاب البرّ والصِّلَة۔ باب ماجاء فی قول المعروف)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب البرو الصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مہمانوں کے انتظام اور مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا:۔

”میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۲۔ جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکیداً فرمایا کہ:۔

”دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔“ (ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۲۹۲۔ جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کے منتظمین کو یہ بھی تاکید فرمائی کہ:

”آج کل موسم بھی خراب ہے اور جس قدر لوگ آئے ہوئے ہیں یہ سب مہمان ہیں اور مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اس لیے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو۔ اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو۔ چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اسے پکادو۔“

(ملفوظات جلد سوم۔ صفحہ ۱۵، ۱۲۔ جدید ایڈیشن)

مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت فرمائی کہ:۔

”لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدّ نظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیے، کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدّ نظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اُسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا

جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لیے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیقِ حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر اُن کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ ۱۷۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مد نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا، ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور اُن کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے"۔

(الحکم۔ جلد ۵ نمبر ۳۵ بتاریخ ۲۴/ستمبر ۱۹۰۱ء، صفحہ ۱۰)

حضرت محمد یحیٰ خان صاحب اپنے والد محترم حضرت مولوی انوار حسین خان صاحبؓ کے قبول احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"میرے والد صاحب مرحوم حکیم انوار خان صاحب سکنہ شاہ آباد ضلع ہردوئی یوپی نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور اس سے کچھ عرصہ قبل سے ان کی خط و کتابت تھی اور وہ بیعت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لینے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے اُن کو قادیان آنے سے روکا ہوا تھا۔ جب حضور لدھیانہ اس غرض سے تشریف لے چلے تو والد صاحب کو اطلاع کر دی۔ اور والد صاحب مرحوم اس کی تعمیل میں لدھیانہ آکر فیضیاب ہوئے۔ والد صاحب دیوبند کے دستار بند مولوی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ میں پہلی مرتبہ قادیان دارالامان ۱۸۹۲ء میں آیا تھا۔ اور اس وقت مہمان گول کمرہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اور کھانا کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے اور کبھی چٹنی اور کبھی اچار لے کر آتے کہ آپ کو مرغوب ہوگا۔ غرضیکہ کھانا خود بہت کم کھاتے اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کیا کرتے تھے"۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر ۳۔ صفحہ ۱۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ:

"چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (اہل عملہ کو) نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 79۔ جدید ایڈیشن)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ☎2370509

حضرت اقدس علیہ السلام نے منشی عبدالحق صاحب کو ایک دفعہ مخاطب کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پاسکتا ہے جو بے تکلف ہو۔ پس آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو، مجھے بلا تکلف کہہ دیں۔ پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۸۰۔ جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دُور پھینکنا چاہئے"۔ (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ ۳۵۵)

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے ضمن میں میزبانوں اور مہمانوں کو چند ضروری نصائح کرنی چاہتا ہوں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ ذوق و شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ بغیر کسی خاص عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کے بجائے صرف دو دن یا آخری دن کے لئے آجاتے ہیں اور اُن کے آنے کا مقصد صرف میل ملاقات ہوتا ہے۔ اس جلسہ کی برکات کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے تینوں دن حاضر رہیں اور جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کی عزت و اکرام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت، خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے اُن کی بے لوث خدمت کریں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ مہمانی اگرچہ تین دن کی ہوتی ہے لیکن جو گھر کے عزیز رشتہ دار ہوتے ہیں ان کو اگر شوق سے زیادہ بھی ٹھہرالیا جائے تو وہ ہرگز مہمانوازی میں نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔

اگر مہمانوں کی خواہش کے مطابق انہیں قیام وطعام کی پوری سہولتیں نہ مل سکیں تو انہیں چاہئے کہ جو کچھ میسر آئے اس پر خوش دلی سے راضی رہیں اور انتظامات میں کوئی کمی یا کمزوری بھی دیکھیں تو جگہ جگہ اس کا تذکرہ نہ کرتے پھریں۔ ہاں متعلقہ ذمہ دار کارکنان کو اس سے فوری طور پر آگاہ کر دیں تا کہ جو اصلاح ممکن ہو وہ بروقت کی جاسکے۔

جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ لنگر خانہ میں بھی نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے اور دوسرے کارکنان بھی باقاعدگی سے نماز ادا کریں۔ اُن کے افسران کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ اسی طرح بلند آواز سے تُو تُو میں میں کرنا یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگانا اچھی عادت نہیں۔ ایسی صورت میں بسا اوقات مہمان یہ سمجھنے لگتا ہے کہ شاید مجھ پر ہنسا جا رہا ہے۔

نعرے صرف مرکزی انتظام کے تحت لگنے چاہئیں۔ اور بے ہنگم شور برپا نہیں کرنا چاہئے۔ نظم و ضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے ان کی ہر طرح اطاعت کریں۔

صفائی ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس لئے صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جلسہ گاہ، مساجد،

رہائش کی جگہوں بلکہ سارے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں منتظمین کے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں۔ غسلخانوں کی صفائی بھی بہت ضروری ہے۔ مختلف مقامات پر جو بڑے بڑے بِن رکھے گئے ہیں، اُن میں اپنی استعمال شدہ چیزیں پھینکیں۔ کھانے کے بعد ڈسپوزیبل برتن خود اٹھا کر ڈسٹ بِن میں ڈالیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال ضرور رکھیں کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ اتنا ہی کھانا لیں جتنے کی آپ کو ضرورت ہے۔ دوبارہ ضرورت پڑے تو دوبارہ بھی لے سکتے ہیں۔

خواتین پردے کا خاص خیال رکھیں۔ عورتیں جو چہرہ نہ ڈھانک سکیں، تو پھر بناؤ سنگھار کر کے سرِعام بھی نہ پھریں۔ بہر حال تمام احباب و خواتین کو چاہئے کہ وہ غض بصر سے کام لیں۔

اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ یہ تاثر نہ پڑے کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔

حفاظت کے پہلو کو ہر وقت ذہن میں رکھیں۔ ہر کسی کا فرض ہے کہ خود حفاظتی کے ساتھ ساتھ خاموش سیکیورٹی کے فریضہ کو کسی وقت بھی فراموش نہ کرے۔ کوئی اجنبی نظر آئے تو متعلقہ شعبے کو اس کے متعلق اطلاع دیں۔ لیکن خود کسی سے پوچھ گچھ نہ کریں۔

گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پارک نہ کی جائیں۔ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔

رستوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ تکلیف دہ چیزوں کو رستے سے ہٹانا اور گری پڑی چیزوں کو اٹھانا بھی ایک نیکی ہے۔ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنا چاہئے۔ اگر مجبوری ہو تو صرف چند ضرورت کی چیزیں ہی مہیا کی جائیں۔ اپنی قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور ہر گز کسی سے قرض وغیرہ کے نام پر رقمیں نہ مانگیں۔ اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہر گز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔ آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۳)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا پر اب خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں:۔

”ہر یک صاحب جو اس للّہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین“۔ (اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول۔ صفحہ ۳۴۲)

قرارداد تعزیت بروفات محترم محمد صبغۃ اللہ صاحب

منجانب جماعت احمدیہ بنگلور

یہ امر جماعت احمدیہ بنگلور کیلئے بڑا افسوس ناک ہے کہ ہماری جماعت کے ایک بزرگ الحاج محمد صبغت اللہ صاحب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بنگلور کے پہلے احمدی حضرت موسیٰ رضا صاحب (جنہیں خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور حیات میں احمدیت کے نور سے نوازا تھا) کے پوتے اور الحاج محترم بی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بنگلور کے فرزند اکبر تھے محترم موصوف کی وفات سے جہاں ایک طرف جماعت احمدیہ ایک متقی پرہیزگار احمدی سے محروم ہو گئی وہاں دوسری طرف جماعت احمدیہ بنگلور ایک بزرگ بھائی ایک شفیق باپ اور ایک ہمدرد ملنسار انسان سے محروم ہو گئی ہے۔

مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ دن رات عبادات الٰہی کے علاوہ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ آپ کا مشغلہ تھا۔ آپ کا وجود سارے جنوبی ہندوستان کیلئے عموماً اور صوبہ کرناٹک کیلئے خصوصاً ایک اہمیت کا حامل تھا۔ آپ نے اپنی زندگی میں اسلام اور احمدیت کی جو خدمت کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے ایک خاص لگاؤ تھا۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ کسی طرح تمام مسلمان خلافت حقہ کے سائے تلے جمع ہوں اس عظیم کام کیلئے آپ نہ صرف مالی قربانی میں پیش پیش رہے بلکہ تبلیغ کے ذریعہ بھی اور تربیت کے ذریعہ بھی لوگوں کو احمدیت کی طرف بلاتے رہے۔ آپ باوجود اپنی پیرانہ سالی کے جماعت کے ہر اجلاسات و دیگر اجتماعات میں شرکت فرماتے رہے۔ آپ کی جدائی سے ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ بنگلور مرحوم کے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

تعزیتی جلسہ

محترم صبغۃ اللہ صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ کرناٹک کی وفات پر خاکسار کی زیر صدارت 23-6-02 کو ایک تعزیتی جلسہ عمل میں آیا۔ مکرم عبد الرحیم صاحب معلم حال نزیل دیودرگ کی تلاوت کے بعد محترم ناصر احمد صاحب نور نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مرحوم کے ساتھ ذاتی تعلق اور انکی دینی خدمات کو دلنشیں انداز میں بیان فرمایا آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے دفتر انصار اللہ قادیان سے آئے ہوئے خط کو جس میں مرحوم و مغفور کا ذکر خیر تھا پڑھ کر سنایا۔ اور بعد میں محترم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر وقف جدید نے محترم صبغۃ اللہ صاحب کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے ساتھ والہانہ عقیدت اور تعلق اور مرکزی نمائندگان کے ساتھ محبت پیار اور انکی دینی خدمت اور بچوں کی نیک تربیت کا احسن رنگ میں ذکر کیا۔ (خواجہ حسین صدر جماعت احمدیہ دیودرگ)

تربیتی اجلاس

مورخہ 4-8-02 کو جماعت احمدیہ مالا ہیڑی ضلع پٹیالہ صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام جناب مالا ہری صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت عزیزم فیروز خان نے کی۔ نظم عزیزم رودی خان نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار فاروق احمد فرید نے امام مہدی کی بعثت کے موضوع پر، عزیزم دلبیر خان نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی (فاروق احمد فرید پٹیالہ پنجاب)

ولادتیں

مورخہ 2-6-02 کو اللہ تعالیٰ نے مکرم طاہر احمد طارق صاحب مبلغ جیند ہریانہ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام ”میسریٰ طارق“ تجویز فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

14-6-02 کو اللہ تعالیٰ نے مکرم داؤد احمد صاحب معلم دادری ہریانہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور نے ”صبیحہ داؤد“ نام رکھا ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

11-7-02 کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب لون معلم ہریانہ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور نے ”صبیحہ حبیب“ نام تجویز فرمایا ہے۔

مذکورہ بچیوں کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر -/100)

(ایوب علی مبلغ سلسلہ ہریانہ)

شریف جیولرز
شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۳/جولائی ۱۹۸۸ء)

(چھٹی اور آخری قسط)

اسلامی تعلیم اور عورت کی مختلف حیثیتیں

اب میں اس حدیث کا ذکر کرتا ہوں جس میں آنحضور ﷺ نے عورت کی عزت اور احترام کو مردوں پر واجب کر دیا ہے۔ ہر مومن خواہ وہ چھوٹے درجہ کا ہو یا بڑے درجہ کا اس حدیث پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ دنیا کی کسی کتاب سے دیگر انبیاء کا کوئی جملہ تو نکال کے دکھائیں جو اس کے ہم پلہ ہو۔ تمام دنیا کے مردوں کو جو ایمان لاتے ہیں، عورتوں کے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا کہ ان قدموں سے وہ اپنی جنت ڈھونڈیں۔ میرا پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ دنیا کے اکثر بڑے بڑے مذاہب اور معاشروں اور تہذیبوں سے مثالیں لے کر موازنہ کر کے دکھاؤں۔ کچھ میں نے اس کا آغاز کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اگر یہ شروع کر دیا تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ آپ جب دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے اور دوسرے معاشروں کی تعلیمات سے قرآن کریم کی تعلیمات کا عورت کے متعلق موازنہ کریں گے تو ہر غیر متعصب انسان کو دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق دکھائی دے گا۔

عورت بحیثیت بیٹی

اس مضمون پر بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ نگاہ دوڑائیں اور باقی مذاہب کو دیکھیں وہی تین باتیں یہاں بھی دکھائی دیں گی۔ بیٹی کا یا تو کہیں ذکر ہی نہیں ملے گا جیسے بیٹی ہوتی ہی نہیں۔ یا ذکر ملے گا تو حقوق کی تلفی کے لحاظ سے۔ گائے، بھینس، بھیڑ بکری کی طرح بیٹی کا ذکر ہو گا۔ بہر حال وہ تینوں باتیں جو میں نے شروع میں بیان کی تھیں ان کا اطلاق یہاں بھی ہو گا۔ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیۡکُمۡ عُقُوۡقَ الۡاُمَّھَاتِ وَ مَنۡعًا وَّھَاتِ وَ وَاْدَالۡبَنَاتِ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روکنا اور مال بٹورنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا حرام کر دیا ہے۔

جہاں تک لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کو حرام قرار دیتا ہے قرآن کریم میں واضح تعلیم موجود ہے۔ یہ حدیث اسی کی تشریح ہے۔ ان پرانے وقتوں میں اور آج بھی بعض علاقوں میں، افریقہ میں بھی اور بعض اور پسماندہ علاقوں میں جہاں ابھی تک نئی دنیا کی روشنی پوری طرح نہیں پہنچی، عورت سے یہی سلوک ہو رہا ہے۔ عورت کو ماں باپ کی ایسی کلیتہً ملکیت سمجھا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ اس سے کر گزریں کوئی قانون اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ اس لیے یہ تعلیم محض پرانے زمانہ کی بات نہیں رہی۔ آج بھی اس کا اطلاق ہو رہا ہے اور آج بھی اس کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور ان کی پرورش اچھی طرح کرے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کے لیے جنت ہو گی۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الادب) پھر ایک اور اسی مضمون کی ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوئیں یا تین بہنیں، اور وہ ان سے حسن سلوک کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (سنن ترمذی ابواب البر و الصلۃ۔ باب ماجاء فی النفقات علی البنات و الاخوات)

ایک اور روایت میں دو بیٹیوں اور دو بہنوں کا ذکر ہے۔ اس مضمون پر مجھے کچھ تھوڑا سا تردّد اس بات میں تھا کہ تین بیٹیوں کی تربیت میں تو ثواب ہو اور چار میں نہ ہو، پانچ میں نہ ہو۔ یہ عجیب سی بات ہے اور لازماً روایت سننے والے کو کوئی غلطی لگی ہے۔ بعض دفعہ روایت اس لیے تبدیل ہو جاتی ہے کہ مثلاً جس عورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہو اس کی تین بیٹیاں ہوں۔ جب آپؐ نے فرمایا تم نے تینوں بیٹیوں کی اچھی تربیت کی ہے تم جنت میں جاؤ گے تو سننے والے نے یہ سمجھا کہ تین ہی ہوں گی تو جنت میں جائے گا چوتھی ہو گئی تو جنت ہاتھ سے گئی، یہ درست نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ایک ماں کو اپنی دو بیٹیوں سے جن کو وہ گود میں اٹھائے ہوئے تھی ان سے نہایت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے دیکھا۔ جب آپ نے یہ واقعہ آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہو گئی۔ پس اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ تھا اور دو لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ ہے۔ گویا دو یا تین کا جھگڑا نہیں۔ خواہ ایک بیٹی بھی ہو کوئی اگر اس کی اچھی تربیت کرے گا اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی کرے گا تو اللہ ضرور اس کو جزا کے طور پر جنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ بغیر تعداد کے عموماً بچوں کی عمدہ تربیت اور ان سے حسن سلوک کا ذکر حضرت عائشہؓ ہی کی ایک اور روایت میں ملتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالے اور وہ ان سے بہتر سلوک کرے وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

(بخاری۔ کتاب الادب)

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص جس کی بیٹیاں ہوں گی وہ جنت میں چلا جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ بیٹیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا ہو۔ دو طرح کی آزمائشیں ہیں۔ بعض معاشروں میں عورت کو نعوذ باللہ من ذلک اتنا حقیر سمجھا جاتا ہے کہ جب کسی کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوں تو وہ شرم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ایسا شخص یقیناً آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی رضا کی خاطر دنیا کی تذلیل کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے اور ہمت اور حوصلہ دکھائے اور ان کی تربیت میں اور ان سے حسن سلوک میں کمی نہ کرے تو وہ یقیناً جنت کا مستحق ہو گا کیونکہ اس کے حسن سلوک میں باپ اور بیٹی کی محبت کار فرما نہیں بلکہ خدا کی محبت کار فرما ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی آزمائشیں ہیں جو بیٹیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

اسلام میں عورت کو بیاہ شادی کا اختیار

جہاں تک عورت کے بیاہ شادی کے اختیار کا تعلق ہے اسلام دنیا میں واحد مذہب ہے جس نے اس اختیار کو نہ صرف قائم فرمایا بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے قائم فرمایا (جبکہ ساری دنیا میں سوائے ان معدودے چند معاشروں کے جہاں روایتی طور پر بعض مخصوص قبیلوں کی عورتیں مردوں پر غالب تھیں، دنیا بھر میں ہر جگہ تاریخ عورت ہی کو مظلوم اور مغلوب دکھاتی ہے) کنواری بچیوں کے اس اختیار کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ وہ اپنے خاوند کے چناؤ کا خود فیصلہ کر سکیں۔ صرف اسلام ہے جس نے عورت کے اس حق کو قائم فرمایا اور اس زمانہ میں قائم فرمایا جب کہ عورت کے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک ہوتا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اَنَّ جَارِیَۃً بِکۡرًا اَتَتۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ فَذَکَرَتۡ اِنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَ ھِیَ کَارِھَۃٌ فَخَیَّرَھَا النَّبِیُّ ﷺ یعنی ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور یہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی۔ آنحضرت ﷺ نے اختیار دیا کہ چاہے تو نکاح کو قائم رکھ، چاہے تو نہ رکھ۔

(سنن ابو داؤد باب فی البکر یزوجہا ابوھا ولا یشارھا)

ایک اور بڑی دلچسپ روایت ملتی ہے کہ ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مالدار شخص سے کر دیا جس کو لڑکی ناپسند کرتی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ایک تو مجھے آدمی پسند نہیں دوسرے میرے باپ کو دیکھیں کہ مال کی خاطر نکاح کر رہا ہے میں تو بالکل پسند نہیں کرتی۔ بہت ہی کوئی نفیس اور پاک طبیعت کی بیٹی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو آزاد ہے۔ کوئی تجھ پر جبر نہیں ہو سکتا جو چاہے کر۔ اس کی نفاست طبع دیکھیں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے۔ میں تو اس لیے حاضر ہوئی تھی کہ ہمیشہ کے لیے عورت کا حق قائم کر کے دکھاؤں تاکہ دنیا پر یہ ثابت ہو کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو اس کی مرضی کے خلاف رخصت نہیں کر سکتا۔ اب جب آپؐ نے حق قائم فرما دیا تو خواہ مجھے تکلیف پہنچے، میں باپ کی خاطر اس قربانی کے لیے تیار ہوں۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۶۔ ابن ماجہ ابواب النکاح باب من زوّج ابنتہ وھی کارھۃ)

بخاری میں ایک اور روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اصولاً بھی عورت کو خواہ وہ بیوہ ہو یا مطلقہ ہو یا دوشیزہ ہو نکاح کے متعلق یہ اختیار دیا کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کہیں نہیں کروایا جا سکتا (بخاری کتاب النکاح)۔ خصوصیت کے ساتھ یتامیٰ کے متعلق آپؐ نے فرمایا: لَا تَنۡکِحُوا الۡیَتَامیٰ حَتّٰی تَسۡتَاۡمِرُوۡھُنَّ۔ یتیم لڑکیوں کے متعلق خاص طور پر خیال رکھنا کہ ان کے نکاح ان کی مرضی کے بغیر نہ کرنا۔

(دار قطنی کتاب النکاح)

آنحضرت ﷺ اس حق کو اس شدت سے نافذ کروانا چاہتے تھے کہ خود بھی باوجود اس کے کہ مامور تھے کہ اگر کسی کو حکم دینا چاہتے تو دے سکتے تھے لیکن آپؐ اس سے احتراز فرماتے تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر ایک خاتون نے واضح طور پر یہ وضاحت چاہی کہ "یا رسول اللہ حکم دے رہے ہیں یا مشورہ ہے۔" چنانچہ وہ روایت بڑی دلچسپ ہے۔ ایک لونڈی جس کا نام بریرہ تھا، کا نکاح ایک شخص مغیث نامی سے ہوا۔ چونکہ شادی ہوتے ہی لونڈی، لونڈی نہیں رہتی بلکہ آزاد ہو جاتی ہے اس لیے اسے ایک آزاد کی طرح وہ سارے حقوق مل گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ بریرہؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا حق دلوایئے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اور مغیث کو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اس کو اتنی محبت تھی کہ وہ بے اختیار رونے لگا اور گریہ وزاری کرنے لگا اور رسول اللہ ﷺ سے التجا کی۔ روتا روتا بریرہؓ کے پیچھے پیچھے دوڑا میرے پاس واپس آ جاؤ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ منظر دیکھ کر اتنا اس پر رحم آیا کہ آپؐ نے بریرہ سے کہا کہ بریرہ خدا سے ڈرو۔ وہ کل تک تمہارا شوہر تھا۔ اس سے تمہیں اولاد ہو چکی ہے اس لیے کچھ دل میں رحم کھاؤ۔ کچھ اس پر رحم کرو۔ بریرہ نے پلٹ کر یہ عرض کیا اَتَاۡمُرُوۡنِیۡ بِذٰلِکَ۔ یا رسول اللہ! کیا آپؐ مجھے حکم دے رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں میں سفارش کر رہا ہوں۔ اس پر اس نے آنحضرت ﷺ کے اس ناصحانہ ارشاد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(بخاری کتاب الطلاق باب شفاعة النبیؐ فی زوج بریرة۔ سنن ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی مملوكة العتق)

بریرہ نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نہ مان کر اگرچہ نامناسب رویہ اختیار کیا مگر اس کے باوجود رسول کریم ﷺ نے اس کا حق سمجھتے ہوئے اسے حکماً مجبور نہیں فرمایا اور قیامت تک ایسی صورتوں میں عورت کے اس حق کی اصولی حمایت فرمائی اور یہ مثال قائم کر دی کہ خدا نے جو حقوق دیئے ہیں ان میں رسول بھی کبھی دخل نہیں دے گا۔ کون ہے دنیا میں جو اسلام کے ہوتے ہوئے عورت کو کسی حق سے محروم کر سکتا ہے؟

عورت بحیثیت ماں

اگرچہ قرآن کریم کی تعلیم میں مختلف آیات ماں اور باپ دونوں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتی ہیں لیکن وہ آیات بھی ہیں جو مخصوص طور پر بحیثیت ماں عورت کا ذکر کرتی ہیں اور اُسے مرد سے ایک بالا مقام عطا کرتی ہیں۔ جہاں تک ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ادب کا تعلق ہے مندرجہ ذیل دونوں آیات دونوں کا برابر ذکر فرما رہی ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

﴿ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُ هُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيرًا۔﴾ (بنی اسرائیل: ۲۴۔۲۵)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ﴾ ان کو اُف تک نہیں کہنا۔ ﴿وَ لَا تَنْهَرْهُمَا﴾ اور ڈانٹنے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ یہاں "ان کو ڈانٹنا نہیں" غلط ترجمہ ہوگا کیونکہ جب اُف نہیں کہنے دیا تو ڈانٹنے کا پھر کیا سوال ہے۔ تو محاورۃً اس کا ترجمہ یہ ہوگا "ان کو اُف تک نہیں کہنا۔ ڈانٹنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں"۔ ﴿وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾۔ بلکہ ان سے تم تکریم کی بات کیا کرو۔ قولِ کریم کہتے ہیں بہت ہی ملاطفت اور نرمی اور احسان کا قول۔ اس لیے فرمایا کہ صرف منفی تعلیم نہیں ہے کہ تم نے اُف نہیں کہنا اور تمہارا حق ادا ہو گیا بلکہ جب بھی بات کرنی ہے نہایت عزت اور احترام کے ساتھ بات کرنی ہے۔

دوسری آیت میں ماں باپ سے ایسے سلوک کا ذکر فرمایا ہے جیسے کوئی پرندہ اپنے بچوں سے کرتا ہے۔ فرمایا ان دونوں پر اپنی عاجزی کے پر جھکا دو اور یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے رب ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جس طرح بچپن میں انہوں نے میری تربیت کی تھی۔

اس آیت سے ایک زائد بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ جن ماں باپ نے بچپن سے بچوں کے ساتھ نرمی کا سلوک نہ کیا ہو اور اچھی تربیت نہ کی ہو، ان کے بچے ان کے لیے یہ دعا کر ہی نہیں سکتے۔

ہمارے معاشرہ میں جہاں بعض خاندان اکٹھے رہتے ہیں اور غیر شادی شدہ بچوں کے علاوہ شادی شدہ بیٹے بھی اُسی گھر میں رہتے ہیں وہاں بعض ایسی بہوئیں بھی دیکھی جاتی ہیں جو اپنی ساسوں یعنی اپنے خاوند کی ماؤں کو سارا سارا دن کوستی رہتی ہیں۔ ایسے گھروں میں رہنے والے سب افراد کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ واقعۃً ساسوں کا قصور ہوتا ہے اور وہ اپنی بہوؤں پر ظلم کرتی ہیں یا اپنے بیٹوں کے پیار میں وہ جب اپنی بیوی کو سیر و تفریح پر لے جائیں اور واپس آنے میں دیر کر دیں تو ٹسوے بہانے لگتی ہیں کہ تم نے دیر کر کے مجھے طرح طرح کے توہمات اور اذیت میں مبتلا کر دیا ہے، معلوم ہوتا ہے تمہیں اپنی بیوی سے اپنی ماں کی نسبت زیادہ پیار ہے۔

مغربی ممالک میں عموماً اس کے برعکس صورت ملتی ہے۔ بیاہتا جوڑے اپنے ماں باپ کا خیال ہی دل سے نکال دیتے ہیں اور بعض تو تہواروں کے سوا گھروں میں جھانک کر بھی نہیں دیکھتے اور اگر کبھی بھولے سے آ بھی جائیں تو بوڑھے ماں باپ وارے وارے جاتے ہیں کہ تم نے ہم سے بہت پیار کا سلوک کیا ہے کہ ہماری خبر گیری کو آ گئے ہو۔ اس میں بہت سے استثناء بھی ہوں گے اور یقیناً ہیں بھی۔ لیکن اپنے ماں باپ سے غافل ہو جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بلکہ اگر ان دونوں میں سے کوئی زیادہ بیمار پڑ جائے تو اُس کی خبر گیری کرنے کی بجائے انہیں ہسپتالوں یا Old People's Home کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ انتہائی بددل ماں یا باپ اپنی حالتِ زار کو دیکھ کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم نے محض ماں باپ کے حق ہی کی بات نہیں کی بلکہ جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے نہایت عزت و احترام سے اور نرمی کا سلوک کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

ایک اور آیت میں محض نصیحت ہی نہیں کی گئی ہے بلکہ وصیت کی گئی ہے۔ اور عربی میں نصیحت اور وصیت میں فرق یہ ہے کہ نصیحت تو عام طور پر اچھی بات سمجھانے کو کہتے ہیں لیکن وصیّت کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت تاکیدی حکم ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ (الاحقاف آیت ۱۶) کہ ہم نے انسان کو بڑی قوی وصیت کی ہے جسے ٹالنے کا ہم اسے اختیار نہیں دیتے۔ کہ اپنے ماں باپ دونوں سے ہی احسان کا سلوک کرے۔ پھر یہ آیت باپ کے ذکر کو چھوڑ کر خصوصاً ماں کے ذکر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ فرمایا ﴿ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾۔ وہ یاد رکھے کہ اس کی ماں نے کس طرح اسے کتنی تکلیفیں اٹھا کر اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ ﴿وَ وَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾ اور جب اس کی ولادت ہوئی اور اس سے فارغ ہوئی وہ وقت بھی ماں کے لیے انتہائی تکلیف اور اذیت کا وقت تھا۔ ﴿وَ حَمْلُهٗ وَ فِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾۔ حمل کی مدت کے علاوہ اس کے دودھ پلانے کی مدت کا بھی ذکر فرما دیا جو ﴿ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ﴾ یعنی اڑھائی سال بنتی ہے۔ گویا نو مہینے تو پیٹ کے اندر اور بعد میں تقریباً دو سال بچوں کو دودھ پلا کر پالنا پڑتا ہے۔

جو شریف النفس بچے ہیں وہ اپنے بڑھاپے تک اپنی ماؤں کے یہ احسان نہیں بھلاتے۔ ماں کے توسط سے خدا تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جو ماں کے حقوق ادا کرنے والا بچہ ہے وہ لازماً خدا کے حقوق بھی ادا کیا کرتا ہے اور جو ماں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ خدا کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا۔ یہ دوسرا مضمون بھی خود آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا۔ چنانچہ رِحمی رشتوں کے حق ادا کرنے والوں کے لیے قرآن و حدیث میں بکثرت خوشخبریاں موجود ہیں۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جو رِحمی رشتوں کے حق ادا کرتا ہے وہ ربّ رحمان کا قرب پا لیتا ہے۔ اسی طرح جو ماں کے رِحمی رشتوں کو کاٹتا ہے وہ ربِ رحمان کے رشتوں سے بھی کاٹا جاتا ہے۔

عورت سے تمہارا آغاز ہوتا ہے جس طرح خدا سے کائنات کا آغاز ہوا ہے۔ تم رِحم میں اس طرح پل کر اپنے منتہیٰ کو پہنچتے ہو جس طرح خدا کی رحمانیت نے آغاز آفرینش سے ترقی دیتے ہوئے کائنات کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچا دیا اور یہ دونوں رشتے ایسے ایک دوسرے سے منسلک ہو چکے ہیں کہ ایک کو کاٹو گے تو دوسرے سے بھی کاٹے جاؤ گے۔

پس مَیں آخر پر جماعت کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ رحمی رشتوں کی حفاظت پر مستعد ہو جائیں۔ مجھے بہت ہی افسوس سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جو بے دھڑک ہو کر رحمی رشتوں کو کاٹتے اور اُن کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ وہ ذرا بھی نہیں سوچتے کہ وہ خود اپنی شہ رگ پر چھری پھیر رہے ہیں اور دنیا کی حرص میں مبتلا ہو کر ربِّ رحمٰن سے ہمیشہ کے لئے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے خود آج نہیں تو کل ضرور اپنے ربّ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ ایسی حالت میں اُس کے حضور حاضر ہوں کہ اُن کا شمار اُن لوگوں میں ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اُن پر ربِّ رحمٰن کی نظر نہیں پڑے گی۔

پس اگر اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہو تو رحمی رشتوں کی حفاظت کرو۔ دنیا کے عارضی فوائد کے لئے رحمی حقوق کو قطع نہ کرو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور جماعت کو ہمیشہ دنیا میں رحمی حقوق کے قائم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنائے۔

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش:: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے مورخہ 17-16 اکتوبر بروز بدھ و جمعرات کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔

لہٰذا تمام مجالس اس کے مطابق اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں۔ اور زعماء کرام اپنی مجلس کی سالانہ کارگزاری رپورٹ مرتب کر کے 30 ستمبر تک دفتر ھذا میں پہنچا دیں۔ یاد رہے کہ ہر مجلس کا ایک ایک نمائندہ ضرور شرکت کرے۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام تیار کر کے بھجوایا جا رہا ہے۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

صوبہ اڑیسہ کی نئی جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

مکرم پروفیسر عبدالباسط خان صاحب امیر صوبائی اڑیسہ کی ہدایت پر خاکسار اور بشارت احمد خان صاحب صوبائی سکریٹری تبلیغ نے صوبہ آندھرا کے دو ضلعوں کا جہاں پر صوبہ اڑیسہ کی زیر نگرانی تربیتی و تبلیغی کام جاری ہے دورہ کیا۔ مورخہ 25-5-02 کو کٹک سے روانہ ہوئے۔ قبل ازیں جلسہ کے انعقاد کیلئے تین سنٹر بنائے گئے تھے تاکہ نومبائعین حضرات اپنی سہولت کے مطابق جلسہ میں شریک ہوسکیں۔

(۱) ھیرہ منڈلم:

مورخہ 26-5-02 کو محترم بشارت احمد خان سکریٹری تبلیغ اڑیسہ کی زیر صدارت مکرم عبداللہ اسلم صاحب معلم وقف جدید ساریاپلی کی تلاوت کلام پاک کے ساتھ جلسہ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ نظم مکرم شیخ عثمان صاحب معلم وقف جدید بیرون نے سنائی۔ بعدہٗ خاکسار کے علاوہ شیخ عبدالرشید صاحب معلم ہیرہ منڈلم، شیخ عثمان صاحب معلم چاکی واسہ نے تقریر کی اس کے علاوہ نومبایعین خدام اور ناصرات نے بھی حصہ لیا۔ جلسہ کے اختتام پر ان کو انعامات بھی دیئے گئے۔ اس جلسہ میں نو مبایعین کے علاوہ قریب کے تین گاؤں کے 25 کے قریب غیر احمدی زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی اور گاؤں کے ہندو دوستوں نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام مہمانوں کیلئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے ہندو اور زیر تبلیغ دوستوں پر ہمارے اس جلسہ کا اچھا اثر ہوا۔ کیونکہ اس گاؤں میں اس طرح کا یہ پہلا جلسہ تھا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق دے یہ جلسہ بعد نماز مغرب شروع ہوا اور رات 9 اختتام پزیر ہوا۔ جلسہ کے تمام تر انتظامات میں مقامی جماعت کی لجنہ، ناصرات اور خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۲) گوبند پور:

مورخہ 27-5-02 کو گوبند پور میں زیر صدارت محترم بشارت احمد خان صاحب جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم عبداللہ اسلم صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم مکرم شیخ عثمان نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عبدالرشید صاحب معلم، شیخ عثمان صاحب معلم اور عبداللہ اسلم صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں صدارتی خطاب اور دعاؤں کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ ہمارا یہ جلسہ بعد نماز ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ اس جلسے میں مقامی جماعت کے علاوہ قریب کے دو گاؤں کے نومبایعین بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کے اختتام پر چائے، ناشتہ اور شیرینی کا انتظام صوبائی امارت کی طرف سے تھا جس کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس گاؤں میں بھی جو کہ ضلع بجئے نگرم میں آتا ہے اس طرح کا پہلا جلسہ تھا جس کو نومبائعین کے علاوہ ہندو مرد و زن نے خاموشی سے سنا۔ چونکہ وہاں کی مادری زبان تیلگو ہے اس لئے درمیان میں مکرم عبدالرشید صاحب معلم تیلگو میں ترجمہ کرتے رہتے تھے۔

(۳) سریا پلّی

ہمارا قافلہ مورخہ 28-5-02 کو ضلع سرکاکولم ساریاپلی پہنچا پروگرام کے تحت بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت صوبائی سکریٹری تبلیغ اڑیسہ محترم عبداللہ اسلم صاحب معلم وقف جدید سریاپلّی کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم شیخ عثمان صاحب معلم چاکی والسہ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار مکرم عبداللہ اسلم صاحب معلم اور شیخ عثمان صاحب معلم چاکی والسہ اور مکرم بشارت احمد خان نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ میں بھی تمام مہمانوں کیلئے چائے ناشتہ اور شیرینی وغیرہ کا انتظام صوبائی امارت اڑیسہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق دے۔

(محمد معراج علی زونل سرکل انچارج کٹک زون اڑیسہ)

سونگھڑہ (اڑیسہ) میں جلسہ سیرت النبیؐ

17 جون کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی خاکسار کے مکان کوبمی میں نہایت پر وقار ماحول میں منعقد کیا گیا جلسہ کا آغاز محترم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی زیر صدارت اور مکرم ماسٹر سید انوار الدین احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عزیز میر سرور علی صاحب نے نعتیہ کلام خوش الحانی سے پیش کیا بعدہٗ مکرم مولوی مسعود احمد صاحب، مکرم سید صیف الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ اور مکرم سید مذکر الدین صاحب، مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب مبلغ راجستھان نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلو بیان کیے۔ بعدہٗ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس نے تربیتی نقطہ نگاہ سے آنحضرتؐ کے چیدہ چیدہ واقعات نہایت دلنشیں انداز میں بیان فرمائے اور آخری تقریر محترم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کی۔ جلسہ کا پروگرام لاؤڈ سپیکر کی مدد سے محلہ کے ہزاروں غیر احمدی افراد گھر بیٹھے سنتے رہے۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر خوبی اختتام پزیر ہوا۔ بعدہٗ حاضرین جلسہ کی چائے و شیرینی سے تواضع کی گئی۔

(خاکسار سید کمال الدین کوبمی سونگھڑہ)

کوٹلی (پاکستان) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر روک دی گئی

چار احمدی مسلمانوں پر مقدمہ۔ ایک گرفتار

(پریس ڈیسک) پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ بندیال کالونی تحصیل و ضلع کوٹلی میں اپنی جگہ پر نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد تعمیر کر رہی تھی کہ مخالفین نے مورخہ ۱۰ر مئی ۲۰۰۲ء کو تھانہ کوٹلی میں زیر دفعات 447/188،34،298/B تعزیرات پاکستان چار احمدی مسلمانوں مکرم شیر محمد ولد محمد صدیق ساکن بندیال کالونی، محمد لطیف، ارشد محمود ولد محمد اکبر ساکن نبی کالونی اور محمد بشیر ولد محمد وزیر کے خلاف ایک مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس نے مکرم شیر محمد صاحب کو گرفتار کر لیا ہے جبکہ باقی تین افراد کی ضمانت قبل از گرفتاری کرالی گئی ہے۔

ان کے خلاف ایک مخالف سلسلہ محمد شعیب ہاشمی نے پولیس میں ایک تحریری درخواست دی تھی جس میں لکھا کہ احمدی بندیال کالونی میں مورخہ ۸ر مئی ۲۰۰۲ء سے اپنی عبادتگاہ تعمیر کر رہے ہیں اور کھدائی وغیرہ کرر کھی ہے حالانکہ علاقہ میں زیادہ تر سُنّی مسلمان رہتے ہیں۔

اُس نے یہ بھی لکھا کہ احمدی اپنی عبادتگاہ تعمیر کر کے اسے مسجد کا نام دینا چاہتے ہیں اس طرح وہ ان کے مذہب کو دھچکا لگانا چاہتے ہیں جو کہ خلاف قانون کارروائی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ ان کی عبادتگاہ کی تعمیر کو رُکوا دیا جائے اور مذکورہ بالا چاروں افراد کے خلاف عبادتگاہ تعمیر کرنے کے سلسلہ میں قانونی کارروائی کی جائے۔ مسجد کی تعمیر بھی روک دی گئی ہے۔

احباب جماعت سے پاکستان اور کے احمدی مسلمانوں کے لئے دعا کی خاص طور پر درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے خود نپٹے جو مساجد سے روکتے ہیں اور ان کی ویرانی کے درپے ہیں اور ان فتنہ انگیزوں کے شر سے تمام احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔

کشن گڑھ سرکل کے اجمیر شہر میں تبلیغی جلسہ

2-7-02 کو مسجد احمدیہ آدرش نگر اجمیر میں شام ساڑھے تین بجے بعد دوپہر خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک عزیزم محمد اسلم خان صاحب نے کی۔ نعت عزیز شکیل علی نے سنائی اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے اک نظم "وہ پیشوہ ہمارا" خاکسار نے سنائی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک محترم چاند بابو میاں کی تقریر ہوئی۔ موصوف نیک مخلص احمدی بزرگ ہیں۔ نظم محترم ایوب علی صاحب صدر جماعت نے سنائی۔ دوسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب سکریٹری مال و تبلیغ کی ہوئی۔ تیسری تقریر مکرم ارشاد احمد خان صاحب پٹھان کی ہوئی۔ چوتھی تقریر ایک نومبائع عالم مولانا حافظ محمد عبدالکلام کی ہوئی۔ موصوف نے حال ہی میں بیعت کی ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے امام مہدی کی بابرکت سیرت طیبہ کے مختلف اہم پہلو بیان کئے۔ نومبایعین، ہندو، مسلمان، مرد و زن کی حاضری 250 کے قریب تھی۔ اجلاس کا پروگرام بہت کامیاب رہا۔ رات ٹھیک آٹھ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام کو پہنچا۔

(ایم مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ)

سگریٹ نوش اور ان کے قریب بیٹھنے والے کئی قسم کے کینسر کا شکار بن سکتے ہیں

پہلے خیال تھا کہ خود سگریٹ پینے یا سگریٹ پینے والوں کے قریب اٹھنے بیٹھنے والوں کو صرف پھیپھڑوں کا کینسر ہو سکتا ہے لیکن اب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کے ایک شعبہ کے سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ سگریٹ کا دھواں جسم کے اندر جانے سے صرف پھیپھڑے ہی نہیں بلکہ جگر، معدہ، گردے اور لیکومیا کے کینسر ہونے کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ سگریٹ نوشوں کے پاس بیٹھنے والوں (سیکنڈ ہینڈ سگریٹ نوشوں) کو کینسر ہونے کا خطرہ بیس تا تیس فیصد بڑھ جاتا ہے۔ دوسروں کے اندر سے خارج کردہ دھواں Carcinogenic ہوتا ہے یعنی اس میں کینسر پیدا کرنے والا مادہ پایا جاتا ہے۔

سگریٹ پینے کی وجہ سے دنیا بھر میں تیس لاکھ اور اکیلے آسٹریلیا میں ۱۹,۰۰۰ لوگ ہر سال بوجہ کینسر جہانِ فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ سگریٹ نوش (Active Smokers) اور دوسروں کا اگلا ہوا دھواں نگلنے والے (Passive Smokers) جو اس بلا سے ۲۰۰۰ میں آسٹریلیا میں موت کا شکار ہوئے ان میں ۴۴۴ معدہ کے کینسر سے، ۱۹۹ جگر کے کینسر سے، ۸۸ رحم کے کینسر سے، ۲۸۹ گردوں کے کینسر سے، ۴۶۵ لیکومیا (خون کے سفید ذرات کی زیادتی) اور تقریباً سترہ ہزار پھیپھڑوں کے کینسر سے جاں بحق ہوئے۔

(مرسلہ: خالد سیف اللہ آسٹریلیا)

امسال جلسہ سالانہ قادیان 28-27-26 دسمبر اور مجلس مشاورت بھارت 29 دسمبر کو منعقد ہوگی

بدرسومات اور اسلامی تعلیم

ءم طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

دین اسلام ایک کامل اور مکمل دین ہے اس کی تعلیم پاک اور منزہ ہے۔ اسلام نیکی کی تعلیم دیتا ہے اور ہر برائی سے روکتا ہے۔ بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مطہر زندگی ساری دنیا کیلئے اسوہ حسنہ ہے جس پر چلکر ہم صراط مستقیم کی طرف گامزن ہوتے ہیں۔ آپ کا قول اور فعل ایک تھا آپ نے اور آپ کے صحابہ نے جس طریق کو اپنایا وہ من وعن قرآنی تعلیم پر مبنی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں 'قرآن اور سنت' پس جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یعنی ان پر عمل پیرا ہوگے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر ان سے پھر جاؤ گے تو گمراہ ہونے کا خطرہ ہے اور فرمایا کہ میری سنت میں نہ کمی کرنا اور نہ زیادتی۔

کل بدعة ضلالة یعنی ہر ایک بدعت ضلالت اور گمراہی ہے لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ دور حاضر میں احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مسلمان خدا اور اس کے رسول کی بتائی ہوئی تعلیم کو بھلا چکے ہیں اور دین اسلام سے غافل ہو چکے ہیں

آج مسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں اور ایسے بدرسومات میں ملوث ہو چکے ہیں کہ خدا کا عذاب دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے۔ کثرت سے لوگ مساجد کو چھوڑ کر بزرگوں کی قبروں پر جاکر اپنے حاجات طلب کرتے ہیں۔ اور قبروں پر رونا شروع کر دیتے ہیں۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر جاکر اپنے حاجات طلب کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس سے آپ صحت یاب نہیں ہو پائے فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنادیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلے میدان میں بنتی تو یہ ڈر تھا کہ اسکو بھی مسجد بنالیا جاتا۔ (بخاری۔مسلم)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تھا تو اسکی قبر پر مسجد بنادیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

ان حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ بزرگوں کی قبروں میں جاکر اپنے حاجات طلب کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی نافرمانی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔

الغرض مسلمانوں میں ایسی نئی نئی بدرسومات راہ پاگئی ہیں کہ جس کا اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ جس طرح غیر مذاہب کے لوگ مختلف خوشی اور غمی کے اوقات میں بدرسومات میں مبتلا ہوتے ہیں ایسی ہی حالت مسلمانوں کی ہورہی ہے۔ حالانکہ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعا اس کی اجازت نہیں دی بلکہ ان سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا جو لوگ کسی کی موت پر واویلا کرتے ہیں اور اپنے کپڑے پھاڑتے ہیں اور جاہلیت کے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں وہ نافرمانی کرتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-

آج ہم کھولکر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھی راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے بر خلاف کسی اور کی راہ کو اختیار نہ کریں لیکن ہمارے گھروں میں جو بدرسمیں پڑگئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر چند موٹی رسمیں بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کیلئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان ہے۔

دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہوگیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(منقول از الحکم جلد ۶ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲)

موت فوت کے علاوہ شادی بیاہ کے موقع پر بھی بہت سی بدرسومات رائج ہیں۔ شادی بیاہ کی بدرسومات سے مراد وہ رسومات ہیں جو عموماً منگنی، نکاح اور رخصتی وغیرہ کے مواقع پر کی جاتی ہیں۔ شادی کا موقعہ خوشی کا ہوتا ہے ایسے مواقع کے لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

کہ کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو۔ کیونکہ ان اللہ لا یحب المسرفین کہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام سادگی سکھاتا ہے تکلف وتصنع و دکھاوے اور تفاخر کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتش بازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے گناہ سر پر چڑھتا ہے صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

نیز حضور فرماتے ہیں ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو سو یاد رکھنا چاہئے اسلام میں قوموں کا کچھ لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ۔ یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہو۔ (الحکم جلد ۶۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

❀❀❀

قرارداد تعزیت بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے یہ خبر سن کر نہایت ہی رنج و غم ہوا کہ مورخہ 02-7-23 بروز منگل حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ U.S.A اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر جہاں دنیا بھر کے احمدیوں کیلئے نہایت افسوس ناک تھی وہاں پر جماعت احمدیہ بنگلور کیلئے بھی نہایت ہی رنجیدہ کرنے والی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی شخصیت جماعت احمدیہ کیلئے نہایت ہی اہمیت کی حامل تھی۔ آپ کو خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ایک خاص اہمیت اسلئے بھی حاصل تھی کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اجازت سے دینی فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ سرکاری اعلیٰ عہدوں پر رہ کر بنی نوع انسان کی خدمت کی بجا آوری کی توفیق ملی۔ آپ ایسے ایسے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے کہ ایسی سعادت بہت کم افراد کو نصیب ہوتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات سے جہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت بڑا صدمہ و رنج پہنچا ہے وہاں پر جماعت میں بھی آپ کی شخصیت کے جانے کی وجہ سے بہت بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس افسوسناک وفات پر افراد جماعت احمدیہ بنگلور و کرناٹک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صاحبزادہ صاحب مرحوم کے لواحقین سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے۔ آپ کی وفات کی وجہ سے جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس خلاء کو پورا فرمائے۔ آمین۔

(منجانب جماعت احمدیہ بنگلور)

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد کو ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق ملی۔ 29 جون تا 5 جولائی منعقد ہونے والے ان پروگراموں میں مندرجہ ذیل تفصیل سے تقاریر ہوئیں:

۱۔ مکرم عبد الصمد صاحب احمدی نے "جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن" ۲۔ محترم عبد العظیم صاحب ناظم انصار اللہ مہاراشٹر نے "جہاد کے متعلق قرآنی تعلیمات وحالات حاضرہ" ۳۔ مکرم عبد الطیف صاحب سیکرٹری مال عثمان آباد نے "قرآنی تعلیمات وغیر احمدی مسلمانوں کا عملی نمونہ" ۴۔ مکرم عبد السعید صاحب معلم سلسلہ نے "آخری کتاب و آخری شریعت" ۵۔ مکرم وسیم احمد عظیم صاحب قائد مجلس نے "قرآن اور سائنس" ۶۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت نے "قرآن اور انسانیت" کے موضوعات پر تقریر کی

لجنات کی جانب سے دو تقاریر ہوئیں:

۱۔ "عورت کا مقام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" کے موضوع پر امۃ القدیر صاحبہ صدر لجنہ نے تقریر کی۔ "تعلیم القرآن متعلقہ اسلامی عبادات" کے موضوع پر مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ صدر لجنہ نے تقریر کی۔

(وسیم احمد عظیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اپنی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15180 میں شاہدہ نواز زوجہ مکرم شاہ نواز صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-5-02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ:

''میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد درج ذیل ہے:

1 حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 60000 روپے ہے۔ 2 زیورات طلائی: ۱۔ چوڑیاں 6 عدد وزن 62.950 گرام قیمت -/26690 روپے ۲۔ چوڑیاں 6 عدد وزن 76.540 گرام قیمت -/34480 روپے ۳۔ کڑے ذو عدد وزن 39.950 گرام قیمت -/16930 روپے ۴۔ ایک طلائی سیٹ مع انگوٹھی وزن 35.240 گرام قیمت -/14570 روپے ۵۔ ایک طلائی سیٹ مع انگوٹھی وزن 68.390 گرام قیمت -/25370 روپے ۶۔ انگوٹھیاں 8 عدد وزن 23.960 گرام قیمت -/10160 روپے ۷۔ دو جوڑے ٹاپس وزن 5.870 گرام قیمت -/2370 روپے ۸۔ ایک سیٹ وزن 14.170 گرام قیمت -/5257 روپے ۹۔ انگوٹھی ایک عدد وزن 4.000 گرام قیمت 900 روپے ۱۰۔ ناک کے کوکے تین عدد قیمت -/120 روپے ۱۱۔ چین ایک عدد وزن 10.760 گرام قیمت -/4850 روپے

کل وزن = 341.830 گرام   کل قیمت = 1,41,697.00 روپے

مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/1500 روپے ماہانہ جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔

میری یہ وصیت مورخہ 1-5-02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

مبارک احمد — شاہدہ نواز — شاہ نواز

ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری — بنت مکرم مبارک احمد صاحب شیخوپوری — ابن مکرم محمد نصر اللہ صاحب

قادیان — قادیان

وصیت نمبر 15181 میں امۃ الراحت زوجہ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی قوم میر پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-5-02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل اس طرح سے ہے:

زیور طلائی:

1 دو کڑے وزن 20,000 گرام قیمت /8000 روپے 2- دو جوڑی کانٹے وزن 13,000 گرام قیمت -/5500 روپے ۳ 3 انگوٹھی وزن 11,500 گرام قیمت -/4500 روپے 4 ایک ہار وزن 28,000 گرام قیمت -/10,000 روپے 5 ایک ہار موتیوں والا وزن 12,000 گرام قیمت -/1500 روپے

زیور نقرئی:

۳ تولے قیمت -/200 روپے   حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے   میزان -/34700 روپے

میں اپنے خورونوش پر ماہوار -/300 پر 1/10 حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہیگی۔

میری یہ وصیت 1-5-02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

نعیم احمد ڈار — امۃ الراحت — محمد اکرم گجراتی

ولد مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان — ولد مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش مرحوم قادیان

وصیت نمبر 15182 میں سی شمس الدین ولد مکرم عبدالرحمٰن صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و کراہ آج بتاریخ 5-3-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ -/2538 روپے مع الاؤنس تنخواہ ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ میری وصیت یکم مئی 2002ء سے نافذ العمل ہوگی۔

تقریباً ایک ایکڑ کے قریب زمین و مکان والد صاحب کے نام ہیں۔ والدین کے علاوہ ہم چار بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ تاحال اس زمین کی تقسیم نہیں ہوئی۔ تقسیم ہونے کی صورت میں دفتر کو اطلاع دی جائے گی۔ اور اس وقت یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

رشید الدین پاشا — سی شمس الدین قادیان — محمد انور

ابن مکرم مستری محمد دین صاحب قادیان — ولد مکرم محمد منصور صاحب قادیان

وصیت نمبر: 15184 میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی پیشہ گھریلو کام عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-2-02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد متروکہ منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے شوہر خاکسارہ کو ہر ماہ 300 روپے جیب خرچ دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ بذمہ خاوند حق مہر 2000 روپے ہے۔ اسکے علاوہ میرے پاس جو زیورات ہیں اس کی تفصیل اس طرح ہے:

1۔ ٹوپس سونے کا وزن 4.420 گرام قیمت 1732 روپے۔ 2۔ رنگ سونے کا وزن 4.240 گرام قیمت 1662 روپے 3۔ رنگ سونے کا وزن 3.450 گرام قیمت 1352 روپے 4۔ چین سونے کی وزن 7.100 گرام قیمت 2783 روپے 5۔ سیٹ چاندی وزن 92.000 گرام قیمت 322 روپے میزان 7851 روپے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھارت کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامتہ — گواہ شد

مبارک احمد — شاہدہ بیگم — سید بشارت احمد

ابن فتح محمد نان بائی — ابن سید بدر الدین صاحب مرحوم

وصیت نمبر 15185 میں K.P Shareef ولد Late Moulvi Umeen Kutti قوم احمدی مسلم پیشہ قلی عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکلم ڈاکخانہ کاراپورم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت خاکسار کی ملکیت میں 20 سینٹ زمین ہے جسمیں ایک چھوٹی سی جھونپڑی ہے۔ اس میں خاکسار کی رہائش ہے۔ جھونپڑی پر مشتمل زمین کی موجودہ قیمت 80000 روپے ہے آمد کا ذریعہ مزدوری ہے۔ اس وقت مزدوری میں اندازاً 1000 روپے ماہوار آمد ہے۔ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت 1-1-01 سے نافذ العمل کی جائے۔ حوالہ زمین 20 سینٹ سروے نمبر 1279 واقع ایڑاکرا تحصیل نامبو ضلع مالاپورم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

T.K Mohammad — K.P Shareef — T.K Shoukatta

Vice President Kulkulam

وصیت نمبر: 15186 میں سعیدہ بیگم زوجہ رحمت اللہ جینا قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-6-01 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ حق مہر 700 روپے ہے جو کہ وصول ہو چکا ہے۔

1۔ چین طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ 2۔ نکلس طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ 3۔ نکلس طلائی ایک عدد وزن 1/2 تولہ کل وزن 2.5 تولہ قیمت اندازاً 10000 روپے۔

غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ شوہر کا ایک مکان یادگیر میں 60×15 کا ہے جسمیں ہماری رہائش ہے۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے خاوند کی طرف سے ماہانہ 300 روپے جیب خرچ ملتا ہے (خاوند کی ماہانہ 2500 روپے آمد ہے) میں تازیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔

نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ میری وصیت 1-4-01 یکم اپریل 2001 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

رحمت اللہ ولد — سعیدہ بیگم — محمد انور احمد ولد

محترم عبدالرؤف صاحب — محترم منصور احمد صاحب قادیان

جماعت احمدیہ مینمار (برما) کے تحت
یوم خلافت اور جلسہ سیرت النبی کا کامیاب انعقاد

محمد سالک۔ مبلغ انچارج مینمار

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ رنگون میں تربیتی اجلاسات باقاعدہ منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ امسال خصوصیت سے مانڈلے جماعت اور مولمین جماعت میں بھی پہلی بار یوم خلافت اور جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوئے۔ الحمد للہ

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲؍جون ۲۰۰۲ء بروز اتوار رنگون جماعت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے سیرت النبیؐ منانے کی غرض اور سیرت النبیؐ کے حسین پہلوؤں کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم ایس اکبر احمد صاحب (سیکرٹری تبلیغ) نے اپنی تقریر میں آنحضرت ﷺ کے خلق عظیم کے چند پہلو بیان فرمائے۔ بعدہٗ مکرم قاسم صاحب نے "آنحضرت ﷺ ایک عظیم شخصیت" کے عنوان پر تقریر کی۔ چوتھی تقریر خاکسار مبلغ سلسلہ کی تھی جو برمی زبان میں تھی۔ اس کا عنوان تھا "آنحضرت ﷺ تمام عالم کے لئے امن و سلامتی کا رسول ہیں"۔

آخر پر مکرم نیشنل صدر صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور آنحضرت ﷺ کی چند دعاؤں کا ذکر کیا۔ بالآخر دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ☆☆☆

لجنہ اماء اللہ نیروبی (کینیا) کی
دس روزہ تربیتی کلاس اور سالانہ اجتماع

(بشارت احمد طاہر۔ مربی سلسلہ کینیا)

لجنہ اماء اللہ نیروبی شہر کو امسال ۱۲؍ تا ۲۱؍ اپریل ۲۰۰۲ء کو دس روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کلاس مسجد سے ملحق احمدیہ ہال میں ہوتی رہی جس کی روزانہ اوسطاً حاضری ۴۰ تا ۵۰ ممبرات (لجنہ + ناصرات) پر مشتمل تھی۔ نیروبی شہر کے علاوہ قریبی چھ حلقہ جات سے بھی ممبرات باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتی رہیں۔

تعلیمی نصاب، ڈیوٹیز کی تقسیم غرضیکہ ہر چیز تیار کر کے چھپوا کر بروقت متعلقہ اشخاص اور حلقوں تک پہنچادی گئی تھیں۔

۱۲؍اپریل ۲۰۰۲ء بروز جمعۃ المبارک مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں اس کلاس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔

کلاس کا آغاز ساڑھے نو بجے درس قرآن کریم سے ہوتا جو مکرم امیر صاحب کے علاوہ خاکسار اور مکرم محمد افضل صاحب ظفر مربی سلسلہ باری باری دیتے رہے۔ اس کے بعد درس حدیث ہوتا اس کے بعد قرآن کریم ناظرہ اور نماز کا پیریڈ ہوتا جس میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ مع صحت تلفظ، نماز سادہ و ترجمہ نماز، دعا قنوت، دعاء جنازہ اور اس کے مسائل سکھائے جاتے رہے۔ تدریس کے فرائض لجنہ نیروبی کی بعض ممبرات انجام دیتی رہیں۔

دو بجے بعد دوپہر دوسرے سیشن کا آغاز ہوتا جس میں دینی معلومات کے علاوہ روزمرہ پیش آمدہ مسائل سکھائے جاتے رہے۔

ان پروگراموں کے علاوہ آخر پر روزانہ آدھ گھنٹہ کی ایک تقریر مختلف عناوین پر ہوتی۔ ایک دن مجلس سوال و جواب بھی ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب نے خواتین کے سوالات کے تسلی بخش جواب دئے۔ خواتین نے خانگی، دینی اور قانونی سوالات کئے۔ یہ پروگرام تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کلاس کے دوران میں لجنہ کو مختلف مواقع پر پڑھی جانے والی دعائیں اور قرآنی سورتیں بھی یاد کروائی گئیں۔ خاص طور پر سورۃ البروج بھی زبانی یاد کروائی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اردو نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" افریقن بچیوں نے حفظ کر کے اس پرسوز ترنم اور سریلی آواز سے گائی کہ ایک سابندھ گیا اور دل فرط جذبات سے عش عش کر اٹھے۔

ساڑھے چار بجے اس دوسرے سیشن کا اختتام ہوتا۔ نماز عصر باجماعت ہوتی۔ تمام بہنوں کی چائے اور حسب توفیق لوازمات وغیرہ سے تواضع کی جاتی۔

کلاس کے آٹھویں دن تمام ممبرات کا امتحان لیا گیا جو انہوں نے اچھے نمبروں پر پاس کیا۔

مورخہ ۲۰؍اپریل بعد از نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کینیا کا دو روزہ اجتماع شروع ہوا۔

اس اجتماع کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ صدر لجنہ اماء اللہ کینیا مسز صبیحہ قریشی صاحبہ کے افتتاحی کلمات کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ نماز عصر کے بعد اجتماع کے پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲۱؍اپریل کی صبح کو باقی ماندہ مقابلہ جات کروائے گئے جو دوپہر تک جاری رہے۔ دوپہر کو حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ نماز ظہر و عصر جمع ہوئی اور اسکے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد محترمہ شاہدہ انصاری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نیروبی نے کلاس کی رپورٹ پیش کی اور تمام حاضرین، انتظامیہ، اساتذہ کا ان کے بہترین تعاون پر شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات میں انعامات تقسیم کئے۔ محترمہ بلقیس چیمہ صاحبہ نے سورۃ البروج یاد کرنے والی بہنوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "A Man of God" تحفۃً پیش کی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے کلاس کے کامیاب انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سب کو مبارکباد دی اور دعا کے ساتھ یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ ❀❀❀

احمدیت کی پکار

دین حق اپناؤ یہ ہے احمدیت کی پکار
ایک لذت پاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

آنکھیں کھولو ظلمتِ شب کی ادائیں ماند ہیں
نور حق پھیلاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

احمد مرسلؐ کے عالمگیر پرچم کے تلے
جمع سب ہو جاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

دیکھ لو موعودؑ مہدی کے مسیح کی اک جھلک
راستی پہ آؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

رات کی پرچھائیں بوسہ لے رہی ہیں نور کی
صبح کے گُن گاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

تاجدار انبیاء کے پرچم توحید کو
ہر جگہ لہراؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

کیا بجی قسمت کی ہے اب تارو تم اپنی جبیں
چاند سی چمکاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

صف شکن ہو کر چلو دشمن کا لشکر روند لو
کچھ لہو گرماؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

گونجتی ہے اب زمیں کے ہر کنارے پر اذان
سن لو سب آجاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

پھر خلافت خیمہ زن ہے اور پناہ میں آؤ سب
دنیا پر چھا جاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

دین کی باتیں بھی ناظر شعریت آمادہ ہیں
سمجھو اور سمجھاؤ یہ ہے احمدیت کی پکار

(غلام نبی ناظر یاری پورہ کشمیر)

اعلان نکاح و تقاریب رخصتانہ

☆خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اظہر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ عطیہ سلطانہ بنت محترم احمد عبد الباسط صاحب ساکن موسیٰ رام باغ حیدر آباد کے ساتھ مبلغ 50,000 روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مورخہ 10-7-02 بمقام گرانڈ فیسٹول پیلیس سنتوش نگر میں پڑھایا۔ اسی روز عطیہ سلطانہ کی رخصتی عمل میں آئی۔

☆خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد مبشر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ عصماء جبین صاحبہ بنت محترم محمد مصلح الدین صاحب ساکن فلک نما حیدر آباد مبلغ 21,000 روپے حق مہر پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے مورخہ 12-7-02 کو پڑھایا۔ اسی روز عزیزہ عصماء جبین صاحبہ کی رخصتی عمل میں آئی۔ ہر دو رشتوں کے باعث خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار اور مکرم احمد عبد الباسط صاحب نے 200/ اعانت بدر ادا کئے ہیں۔

(محمد منصور احمد حیدر آباد)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت 2002ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ 21-20-19 اکتوبر کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔

لہٰذا اہتمام مجالس اس کے مطابق اپنی تیاریاں ابھی سے شروع کر دیں (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 28st August 2002 Issue No. 35

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

بھارت سائنٹیفک ریسرچ میں پچھڑا-8ویں نمبر سے 15ویں پر پہنچا

دیش میں سائنسی ریسرچ کی طرف توجہ کتنی کم ہے اس کا پتہ اس سروے سے لگتا ہے کہ بھارت 1988 میں دنیا میں اس سیکٹر میں 8ویں نمبر پر تھا جو پچھڑ کر 1995 میں 13ویں نمبر پر چلا گیا اس وقت یہ 15ویں نمبر پر ہے جبکہ چین 9ویں اور جنوبی کوریا 16ویں نمبر پر ہیں۔ سٹڈی کے مطابق بھارت میں پچھلے بیس سال میں سائنٹیفک ریسرچ پیپر پندرہ ہزار سے کم ہو کر بارہ ہزار رہ گئے ہیں جبکہ اس عرصہ میں چین ایک ہزار ریسرچ پیپر سے بڑھ کر بائیس ہزار پیپروں تک آ پہنچا ہے۔

اینٹی بائیوٹک دوائیاں دل کی بیماریاں روکتی ہیں

میڈیکل ماہرین اس خیال کی بڑے پیمانے پر تحقیقات کر رہے ہیں کہ جراثیم بھی دل کی بیماری پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دل کے وہ مریض جو اینٹی بائیوٹک دوائیاں لیتے رہتے ہیں انہیں دل کا دورہ کم پڑتا ہے یا ان کے سینے میں شدید درد کم ہوتا ہے۔ ان برطانوی محققین نے البتہ اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے کہ جس جرثومے کے بارے میں ان کا یہ شک تھا کہ وہ دل کا مرض پیدا کرسکتا ہے وہ غلط ثابت ہوا۔ لندن کے ایک محقق ڈاکٹر مائیکل مینڈل کا کہنا ہے کہ مختلف تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کوئی ایسا جرثومہ جس کے بارے میں ابھی ہمیں کوئی علم نہیں دل کا مرض پیدا کرسکتا ہے۔

سائنسدان اس نتیجہ پر بھی پہنچے ہیں کہ انفیکشن اور اس سے پیدا ہونے والے ورم بھی دل کی بعض بیماریاں پیدا کرسکتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض مریضوں کے جائزوں سے پتہ چلا ہے کہ ان کی رگوں میں خون کے دوران میں رکاوٹ پیدا کرنے والے کولسٹرول کے علاوہ بعض جراثیم بھی پائے گئے تھے لیکن ابھی یہ تحقیق مکمل نہیں ہوئی کہ ایسے مریضوں کو اینٹی بائیوٹک دینے سے دل کی بیماری کو روکا جاسکتا ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر مینڈل نے کہا کہ بعض دل کے مریضوں نے بتایا کہ اٹیک سے کچھ عرصہ پہلے ان کے پھیپھڑوں کے اوپری حصہ میں انفیکشن ہوا تھا جس کی وجہ سے ان کو سانس لینے میں مشکل پیش آئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس بارے میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔

ناریل کا تیل سب سے زیادہ فائدہ مند ہے

ناریل کے تیل کو عام طور پر دل کیلئے نقصان دہ اور کولسٹرول سے بھرپور سمجھا جاتا ہے۔ لیکن امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے اسے زمین پر موجود سب سے صحت بخش اور مفید تیل قرار دیا ہے۔ امریکن ڈاکٹر بروس فیضے کا کہنا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یہ غلط خیال بیٹھ گیا ہے کہ ناریل کا تیل صحت کیلئے نقصان دہ ہے جبکہ سچائی یہ ہے کہ یہ تیل سب سے زیادہ مفید ہے۔ ڈاکٹر فیضے کا دعویٰ ہے کہ اس تیل میں کولسٹرول کی مقدار بالکل ہی نہیں ہوتی ہے۔ انہوں نے اس تیل پر کافی ریسرچ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اگر اس تیل کو خوردنی تیل کے طور پر استعمال کیا جائے تو ہم دل کی بیماریوں، بدہضمی، پیٹ درد وغیرہ سے کافی حد تک نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ ان کا تو یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس تیل کے استعمال سے لوگوں میں مزاحمت کی صلاحیت بڑھتی ہے اور جسم میں فالتو چربی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ ناریل کے تیل میں موجود لورک ایسڈ کو صحت کیلئے انتہائی مفید بتایا ہے۔ جبکہ اس تیل میں لورک ایسڈ کی مقدار 50 فیصد ہوتی ہے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ تیل ماں کے دودھ کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

روزانہ ایک کیلا کھایئے دل کے درد سے نجات پایئے

ہائی بلڈ پریشر کی گولی جسم سے بہت سارا پوٹاشیم خارج کر دیتی ہے

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق اگر روزانہ ایک سیب کھانے سے ڈاکٹر کو دور رکھا جاسکتا ہے تو روزانہ ایک کیلا کھانے سے دل کے درد سے بچا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس پھل میں پوٹاشیم بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جن لوگوں کے خون میں پوٹاشیم کم ہوتا ہے انہیں دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے۔ یہ تحقیق نیویارک کے ماؤنٹ سنائی سکول کے دل کے عارضہ کے ماہر ڈاکٹر سٹیون لیون نے کی ہے۔ جو نیورلوجی رسالہ کے تازہ شمارے میں شائع ہوئی ہے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ہائی بلڈ پریشر کی گولی جسم سے بہت سارا پوٹاشیم خارج کر دیتی ہے اور پوٹاشیم کم ہونے سے دل کا دورہ پڑ سکتا ہے اس لئے ان لوگوں کے لئے ضروری ہے وہ زیادہ پوٹاشیم کھا کر اس کمی کو پورا کرتے رہیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک کیلا دو ٹماٹر اور ایک گلاس سنترے کا جوس تجویز کیا ہے۔ جن لوگوں کے خون میں پوٹاشیم کم ہوتا ہے انہیں دورہ پڑنے کا امکان ان لوگوں کے مقابلے پچاس فیصد زیادہ ہوتا ہے جو غذا میں زیادہ پوٹاشیم لیتے ہیں۔

پوجا بھی--ٹارچر بھی

گزشتہ دنوں پورے ملک میں ہندوؤں نے ناگ پنچمی کا تہوار منایا۔ ناگ پنچمی کا تہوار اگرچہ ناگوں (سانپوں) کی پوجا کا تہوار ہے مگر یہ ان کے لئے مہلک ثابت ہو رہا ہے۔ کیونکہ جو دودھ انہیں اس دن پلایا جاتا ہے وہ ان کے اندر منفی ردعمل پیدا کرتا ہے اور کئی طرح کی بیماریوں کی وجہ سے وہ موت کا شکار ہو جاتے ہیں اس کے علاوہ سانپوں پر کئی طرح سے ظلم کیا جاتا ہے۔ اس تہوار سے پہلے انہیں پکڑنے والے انہیں پکڑ کر ایسے تھیلوں میں بند کر دیتے ہیں جہاں ہوا وغیرہ ہی نہیں جاتی۔ اس کے بعد ان کے دانت بڑی بے رحمی سے نکالے جاتے ہیں اور زہر والی تھیلی کو گرم سوئی سے چھو کر زہر نکالا جاتا ہے۔ پھر انہیں چھوٹے چھوٹے اندھیرے ڈبوں میں بند کر دیا جاتا ہے اور کھانے پینے کو کچھ نہیں دیا جاتا تاکہ ناگ پنچمی کے دن وہ دودھ پی سکیں۔ اس طرح ان سے یہ بربریت کا سلوک کیا جاتا ہے بہت سے سانپ ان کے پھنوں پر ٹکا لگائے جانے سے سندھور ان کی آنکھوں میں گرنے سے اندھے ہو جاتے ہیں اس کے بعد بہت سے لوگ ان کی کھال بیچنے یا لیبارٹری میں ٹیسٹ کرنے یا دوائیوں میں استعمال کیلئے سانپوں کو مار دیتے ہیں۔ جانوروں سے ہمدردی کرنے والی تنظیم پیٹا نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ لوگوں کو ایسی بربریت سے روکیں۔ دریں اثنا مہاراشٹر ہائی کورٹ نے ضلع سانگلی کے گاؤں بتیس شرالا میں ایک عوامی مفاد کی پٹیشن پر ناگ پنچمی تہوار کے موقعہ پر سانپوں کی نمائش اور جلوس پر پابندی لگا دی ہے۔

امریکہ نے ایران کے خلاف جنگ میں عراق کو فوجی امداد دی تھی

اسے ایران کی اہم فوجی معلومات بھی فراہم کی گئیں-نیویارک ٹائمز کا انکشاف

امریکہ نے 88-1980 خلیجی جنگ کے دوران عراق کو ایران کے خلاف فوجی منصوبے تیار کرنے میں اہم مدد دی تھی۔ اخبار نیویارک ٹائمز نے اپنی ویب سائٹ میں اس سنسنی خیز راز کو افشا کرتے ہوئے خبر دی ہے کہ یہ جاننے کے باوجود کہ عراق نیوکلیائی ہتھیار تیار کرسکتا ہے اس وقت کے صدر رونالڈ ریگن کے انتہائی خفیہ منصوبے کے تحت عراق کو ایران کی کئی اہم فوجی اطلاعات فراہم کرائی گئیں۔ روزنامہ کے مطابق اس کام میں امریکہ کے دفاعی اور خفیہ محکموں کے تقریباً 60 اہلکار شامل تھے۔ جنہوں نے عراق کو ایران کے فوجی ٹھکانوں، جنگ کے منصوبوں اور ہوائی اور بم حملوں سے ہونے والے نقصان کے بارے میں اہم معلومات فراہم کی تھیں۔ روزنامہ نے اپنی خبروں کی تصدیق کے لئے ان سینئر امریکی دفاعی اہلکاروں کا حوالہ دیا ہے جنہیں اس منصوبے کے بارے میں مکمل علم تھا۔ تاہم روزنامہ نے ان اہلکاروں کے ناموں کی تفصیل نہیں بتائی۔

بقیہ صفحہ :: (1)

کردیں مثلاً پیچش اور جریان خون سے تعلق رکھنے والی بیماریاں وغیرہ۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ o (سورہ الاعراف آیت 133)

ترجمہ:: تب ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھیجا۔ یہ الگ الگ نشان تھے۔

(13)......کسی قوم پر ایسی دوسری قوم کو مسلط کرنا جو ان کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کریں اور ایسا ایمان لانے کے نتیجہ میں نہ ہو بلکہ دیگر عوامل اس کے ذمہ دار ہوں مثلاً یہود کے متعلق قرآن کریم کی یہ خبر کہ ان کے لئے مقدر کیا گیا ہے کہ قیامت تک ان پر ایسی قومیں مسلط ہوں جو انہیں طرح طرح کے عذاب دیں۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o (سورہ الاعراف آیت 168)

ترجمہ:: اور یاد کر جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ ان (یہود) پر قیامت کے دن تک ایسے لوگ مقرر کردے گا جو انہیں تکلیف دہ عذاب دیتے چلے جائیں گے (پھر کیا ایسا ہوا ہے یا نہیں ہوا؟) تیرا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (بدر 24 نومبر 1994ء)

پس حقیقت یہ ہے کہ ایسے ہی عذابوں سے اس وقت اہل دنیا دوچار ہیں کہیں مسلسل بارشوں اور سیلابوں کا عذاب ہے تو کہیں تیز ہواؤں اور طوفانوں نے دنیا کو گھیر لیا ہے۔ آتش فشاں پہاڑ بڑی شدت و وسعت سے پھٹ رہے ہیں۔ پے درپے سیلاب خطہ زمین کی شکل کو تبدیل کر رہے ہیں۔ شدید اور خوفناک زلزلے بستیوں اور شہروں کو تہ و بالا کر رہے ہیں۔ خشک سالی بھکمری اور قحط نے دنیا کو ہراساں کر رکھا ہے اس پر طرہ یہ کہ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ ممالک ایک دوسرے کے لئے تباہی و بربادی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اقتصادیات تباہ ہو رہی ہے۔ اخلاقیات کا دیوالیہ نکل رہا ہے۔ اور لاعلاج بیماریاں پوری دنیا پر اپنے زہریلے پھن پھیلا رہی ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس تعلق میں کیا پیشگوئیاں ہیں اور ان بڑھتے ہوئے عذاب سے چھٹکارے اور نجات کا حل کیا ہے انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)